ماہنامہ جامعہ

مدیر: ضیاء الحسن فاروقی   مدیر معاون: عبداللطیف اعظمی

جلد ۸۳	بابت ماہ اگست ۱۹۸۶ء	شمارہ ۸

ماہنامہ جامعہ کا مجیب نمبر

جامعہ کے گزشتہ شماروں میں اعلان کیا جاتا رہا ہے کہ ماہنامہ جامعہ سابق شیخ الجامعہ پروفیسر محمد مجیب مرحوم کی یاد میں ایک خصوصی شمارہ شائع کر رہا ہے۔ اس خاص نمبر کی کتابت مکمل ہو چکی ہے اور جلد ہی یہ منظر عام پر آجائے گا دو حصوں پر مشتمل اس خاص نمبر میں جو مضامین شائع ہو رہے ہیں ان کی ایک جھلک یہاں پیش کی جا رہی ہے۔ حصہ اول کے تحت مندرجہ ذیل مضامین ہیں:

۱۔ مجیب صاحب کی خود نوشت سوانح

۲۔ مجیب صاحب مرحوم۔ ایک یاد جو آتی رہے گی۔ (پروفیسر علی اشرف)

۳۔ مجیب صاحب اور بھابی آصف۔ کچھ یادیں، کچھ باتیں (بیگم صالحہ عابد حسین)

۴۔ میاں جان (پروفیسر محمد امین)

۵۔ مجیب صاحب کے بعد (نظم) (پروفیسر انور صدیقی)

۶۔ پروفیسر محمد مجیب۔ میرے شریف ترین دوست (کے۔ پی۔ ایس مینن)

حصہ دوم میں مجیب صاحب کے جو مضامین شامل ہیں ان کے عنوان حسب ذیل ہیں:

ایک تصویر، ڈاکٹر اقبال، ہندوستان میں اسلامی تہذیب، تعلیم اور مستقبل - پروفیسر شیرانگر (۱۸۸۲-۱۹۶۳ء) کا ایک خطبہ، قومی یک جہتی، عہد وسطیٰ کے ہندوستان کی تاریخ، گاندھی جی کہاں ہیں؟ غالب پر ایک نظر، اچھے مسلمان کا تصور، رمضان علی، امراؤ جان ادا، جامعہ کالج کی تاریخ اور اس کی اہمیت، امیر خسرو، تہذیب، ہمارے رسولؐ اور ہم، میری کوئی ماں نہیں ہے (نامکمل ڈرامے کا ایک سین)

ان مضامین کے علاوہ مجیب صاحب کی کئی تصویریں اور ان کی تحریروں کے عکس بھی اس خاص نمبر میں شامل ہیں۔

ایک درخواست

اگر کوئی صاحب مندرجہ ذیل اشعار کے بارے میں حوالے کے ساتھ بتا سکیں کہ یہ اشعار کن شعرا کے ہیں، تو ممنون ہوں گا:

رشکِ کعبہ کو ہے، حسرت زدۂ شوق ہے دیر
عمر برباد خرابات کہاں گذری ہے

حیا بہ گوشۂ آں چشم مست جا کردہ
چو زاہدے کہ بہ بزم شراب می آید

محمد عرفان
ذاکر حسین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ،
جامعہ نگر، نئی دہلی ۲۵

وفات کی خبریں

عالم اسلام اور اخوان المسلمون کے ممتاز رہنما اور مصر کے معروف ماہر قانون شیخ عمر تلمسانی کا ۱۴ رمضان المبارک مطابق ۲۲ مئی ۱۹۸۶ء کو ۸۲ سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔

شیخ عمر تلمسانی کی پیدائش ۴ نومبر ۱۹۰۴ء کو ایک ایسے خاندان میں ہوئی تھی جو الجزائر کے شہر تلمسان سے فرانسیسی قبضے (۱۸۳۰) کے بعد قاہرہ ہجرت کر گیا تھا۔

انھوں نے قاہرہ یونیورسٹی سے ۱۹۳۱ء میں قانون کی ڈگری لی اور وکالت شروع کی۔ ۱۹۳۳ء کے اوائل میں وہ اخوان المسلمون کی تحریک میں شامل ہو گئے۔ ۱۹۵۴ء میں جمال عبد الناصر کے قتل کی سازش کے الزام میں انھیں ۱۵ برس کے لئے قید کر لیا گیا مگر جولائی ۱۹۷۱ء سے قبل ان کو رہائی نصیب نہ ہوئی۔ ۱۹۷۳ء میں اخوان المسلمون کے مرشد عام شیخ حسن الہضیبی کی وفات کے بعد مرشد عام منتخب ہوئے۔ وہ اخوان المسلمون کے مجلہ الدعوہ کے اجراء (۱۹۷۶ء) کے وقت سے اس پر پابندی لگنے تک (۱۹۸۱ء) اس کے ایڈیٹر بھی رہے۔ ۲ ستمبر ۱۹۸۱ء کو انھیں پھر گرفتار کر لیا گیا اور بعد میں اسی سال ۲۷ دسمبر کو رہا کر دیا گیا۔

شیخ عمر تلمسانی کی تحریروں کا بڑا حصہ الاخوان المسلمون کی مدافعت

میں ہے۔

---

۲۷ رمئی ۱۹۸۶ء کی شب میں تقریباً ڈھائی بجے مشہور اسلامی مفکر و محقق پروفیسر اسماعیل راجی الفاروقی اور ان کی اہلیہ (ڈاکٹر لوائے لامیہ) کو امریکہ کے مشہور شہر فلاڈلفیا میں شہید کر دیا گیا۔ اس موقع پر ان کی صاحب زادی بھی شدید زخمی ہوئیں۔ شہادت کے وقت پروفیسر الفاروقی کی عمر ۶۵ سال اور ان کی اہلیہ کی عمر ۶۰ سال تھی۔

پروفیسر الفاروقی مغربی ممالک کے اسلامی حلقوں میں بڑی اہمیت کے حامل تھے اور خاص طور سے امریکہ میں دینی دعوت و تبلیغ کے روح رواں تھے۔ وہ ٹمپل یونیورسٹی (فلاڈلفیا) میں ڈپارٹمنٹ آف ریلیجن میں پروفیسر تھے جہاں انھوں نے اسلامیات سے متعلق متعدد پروگرام شروع کر رکھے تھے۔ اس سے قبل انھوں نے الازہر (قاہرہ) میکگل یونیورسٹی (مانٹریال) اور سیراکیوز یونیورسٹی (امریکہ) میں درس و تدریس کے فرائض انجام دیئے تھے۔ پروفیسر الفاروقی میکگل میں مدیر جامعہ کے استاد رہ چکے تھے۔ وہ صحیح معنوں میں فاروقی النسل فلسطینی عرب تھے اور اپنی شخصیت اور قابلیت سے عیسائی علمی ماحول میں اسلام کا دفاع بڑے جوش اور خلوص سے کرتے تھے۔ وہ عقیدے کے اعتبار سے ایک کھرے مسلمان تھے، امریکہ میں انھوں نے اسلامی بیداری کا کام جس ہمت، سلیقے اور تدبر سے آگے بڑھایا اس کی بنا پر اسلامی دنیا انھیں ہمیشہ یاد رکھے گی، وہ چاہتے تھے کہ مسلمان، عیسائی اور یہودی ایک دوسرے سے قریب آئیں اور اس کے لئے انھوں نے تینوں مذاہب کے عالموں کے مابین "ڈائی لاگ" کا سلسلہ بھی شروع کر دیا تھا۔ نیویارک میں انھوں نے ایک ادارہ انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ کے نام سے قائم کیا تھا۔ مسلم سوشیولوجسٹ کی بھی ایک تنظیم قائم کی تھی، اور صدر ایوب کے زمانے میں وہ کراچی میں تحقیقات اسلامی

کے انسٹی ٹیوٹ میں بھی رہ چکے تھے، شخصیت ان کی بڑی باغ و بہار تھی، دونوں میاں بیوی (جنھیں رمضان شریف کے مہینے میں شہادت کی سعادت حاصل ہوئی) مصنف تھے، ڈاکٹر لامیہ نے اسلامی آرٹ میں تخصص اور شہرت حاصل کی تھی، بڑی جہاں نواز اور شریف شخصیتیں تھیں دونوں۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں ان کے مراتب بلند کرے۔ ساری علمی اور اسلامی دنیا کا غم تو یہ ہے ہی، ہمارے جامعہ کا یہ ذاتی غم بھی ہے۔

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے

اردو کے نامور صحافی مولانا محمد مسلم، طویل علالت کے بعد ۲ جولائی کو دہلی میں ۶۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم تیس سال تک روزنامہ 'دعوت' دہلی کے مدیر اعلیٰ رہے اور سہ روزہ و ہفت روزہ 'دعوت' کی بھی ادارتی ذمہ داریاں ادا کیں۔ وہ بورڈ آف اسلامک پبلی کیشنز کے سکریٹری بھی تھے جس کی جانب سے انگریزی ہفت روزہ 'ریڈینس' شائع ہوتا ہے۔ ان کا شمار جماعت اسلامی کے صف اول کے رہنماؤں میں ہوتا تھا اور وہ کافی عرصہ جماعت کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی رہے۔ وہ کل ہند مسلم مجلس مشاورت کے ایک فعال رکن تھے اور علمی دینی اور فلاحی اداروں سے وابستہ تھے۔ مرحوم کا آبائی وطن بھوپال تھا مگر ان کی عملی زندگی کا بڑا حصہ دہلی میں گزرا۔

ممتاز مجاہد آزادی اور صف اول کے قومی رہنما بابو جگجیون رام کا ۶ جولائی کی صبح تقریباً دس بج کر بیس منٹ پر نئی دہلی کے ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اسپتال میں انتقال ہو گیا جہاں وہ کچھ عرصے سے زیر علاج تھے۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۷۸ برس تھی۔ ان کی آخری رسوم پورے قومی اعزاز کے ساتھ ان کے آبائی گاؤں چندوا (بہار) میں ۸ جولائی کو ادا کی گئیں۔ جن میں صدر جمہوریہ گیانی ذیل سنگھ، وزیر اعظم جناب راجیو گاندھی اور دیگر

وزراء اور قومی رہنماؤں نے شرکت کی۔

بابو جی نے اپنی تمام عمر ملک و قوم کے لئے وقف کر دی تھی۔ انھوں نے حکومت ہند کے وزیر دفاع اور وزیر خوراک کی حیثیت سے خصوصی طور پر شہرت حاصل کی اور ان کی رہنمائی میں کئی عہد آفریں کام انجام پائے۔ وہ عمر بھر پس ماندہ اقوام کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں رہے۔ ان کے انتقال سے ملک ایک تجربہ کار سیاستداں اور غریبوں اور بچھڑے ہوئے لوگوں کے ممتاز رہنما سے محروم ہو گیا ہے۔

تصحیح

ماہنامہ جامعہ بابت جولائی ۱۹۸۶ء کے شذرات میں صفحہ ۵ پر غلطی سے ۱۸۵۸ء کے بجائے ۱۹۵۸ء چھپ گیا ہے۔ ناظرین اس کی تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

REGD.NO.D.(S.E.)-108 VOL:83 NO.8 AUGUST 1986

THE MONTHLY JAMIA

ماہنامہ جامعہ کے چند خاص شمارے

۱۔ جشن زریں نمبر — قیمت: چار روپے

۲۔ مولانا محمد علی نمبر (حصہ دوم) — قیمت: دس روپے

۳۔ ڈاکٹر مختار احمد انصاری کی یاد میں (خصوصی نمبر) — قیمت: چھ روپے

۴۔ اسلم جیراجپوری نمبر — قیمت: بارہ روپے

(محصول ڈاک اس کے علاوہ ہوگا)

یہ خصوصی شمارے بہت محدود تعداد میں دستیاب ہیں، ارباب ذوق فوری توجہ فرمائیں۔

ملنے کا پتہ: ذاکر حسین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز
جامعہ ملیہ اسلامیہ، جامعہ نگر نئی دہلی۔ ۲۵

طابع و ناشر: عبداللطیف اعظمی
مطبوعہ: جمال پریس دہلی